گندم کی فصل کی بیماریاں اور ان کا تدارک

زرعی فیچر سروس: نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات پنجاب

گندم ہمارے ملک کی ایک اہم فصل اور ہماری خوراک کا اہم حصہ ہے۔ موجودہ سال گندم کی فصل صوبہ پنجاب میں 1 کروڑ 64 لاکھ ایکڑ رقبہ پر کاشت ہوئی ہے جو اپنی بڑھوتری کے مراحل سے گزر رہی ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کی غذائی ضروریات کو مستقل بنیاد پر پورا کرنے کیلئے گندم کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ وقت کا اہم تقاضا ہے۔ گندم کی بہتر پیداوار میں زمین کی تیاری، اچھے بیج و قسم کا انتخاب، متوازن کھاد، بروقت کاشت اور جڑی بوٹیوں کی تلفی کے ساتھ ساتھ گندم کی بیماریوں کے انسداد کی بھی بہت اہمیت ہے۔ گندم کی فصل پر حملہ آور ہونے والی بیماریاں اور ان کا علاج درج ذیل ہے۔

گندم کا اکھیڑا: اس بیماری کا فصل پر پہلا حملہ پود کی حالت میں اور دوسرا حملہ جوان پودوں پر ہوتا ہے۔ پہلی صورت میں روئید گی بہت کم ہوتی ہے۔ گندم کے اکھیڑے کا دوسرا حملہ متوقع طور پر مارچ کے آخر میں ہوتا ہے۔ اس وقت متاثرہ پودے مرتے نہیں لیکن بالیاں یا تو بالکل دانوں سے محروم ہو جاتی ہیں یا دانے چھوٹے رہ جاتے ہیں۔ اس بیماری کے ممکنہ حملہ سے بچنے کے لئے فصل کے خس و خاشاک اکٹھے کر کے تلف کر دیں۔ تندرست بیج استعمال کریں، قوت مدافعت رکھنے والی اقسام کاشت کریں۔ بیج کو پھپھوندی کش زہریں لگائیں، جہاں بیماری کا خطرہ ہو وہاں بوائی قدرے پچھیتی کرنی چاہیے۔ اس کے علاوہ خشک زمین میں تخم پوشی کر کے فوراً پانی لگانے سے بیماری کم ہو جاتی ہے۔

گندم کی ممنی: اس بیماری کے حملہ سے متاثرہ پتے چڑمڑ ہو جاتے ہیں اور رنگ قدرے زرد پڑ جاتا ہے۔ پودے کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے، دانوں کی جگہ قدرے سیاہ رنگ کے گول گول بیج بن جاتے ہیں جسے ممنی کہتے ہیں۔ بیج کو ممنی کے دانوں سے پاک کر لینے سے اس بیماری سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے، بیج کا چھاننی سے چھان کر ممنی سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ نمک کے 2 فیصد محلول میں بیج بھگو دیں ممنی کے دانے ہلکے ہونے کی وجہ سے تیرنے لگتے ہیں اور اس طرح انہیں بآسانی علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔

کرنال بنٹ: پودے کے چند شگوفے بیمار ہوتے ہیں جب کہ بقیہ چند سٹے اور ہر سٹے میں چند دانے بیماری کے حملہ کا شکار ہوتے ہیں۔ بیماری کا حملہ سٹے نمودار ہونے پر ہوتا ہے۔ بیج کا کچھ حصہ پھپھوندی سے متاثر ہوتا ہے اور باقی حصہ محفوظ رہتا ہے۔

گندم کی سفوفی پھپھوندی: یہ بیماری گندم کے زمین کے اوپر والے تمام حصوں پر حملہ آور ہوتی ہے لیکن عام طور پر پتوں کے اوپر والی سطح پر سفوفی دھبوں کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ پتے کا حملہ شدہ حصہ دوسری طرف سے بھورا یا گہرے بھورے رنگ کا ہوتا ہے، بیماری کا حملہ شروع موسم میں ہو جائے تو نقصان زیادہ ہوتا ہے۔ دانے چڑمڑ ہو کر باریک رہ جاتے ہیں اور پیداوار میں کمی ہو جاتی ہے۔

کھلی کانگیاری: یہ بیماری سیاہ سفوفی خوشوں کی صورت میں نمودار ہوتی ہے، سیاہ رنگ کا یہ سفوف جو کہ دانوں کی جگہ بیمار خوشوں میں نظر آتا ہے دراصل بیماری پیدا کرنے والی پھپھوندی کے اثمار ہیں۔ ہوا کے ذریعے یہ اثمار خوشوں سے اڑ کر تندرست پودوں کی نوخیز بالیوں پر گر جاتے ہیں بیماری دانے کے اندر موجود رہتی ہے آئندہ سال یہ دانے بیج کے طور پر استعمال کرنے سے بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ اس بیماری کے حملہ سے بچاؤ کیلئے پچھلے سال کی متاثرہ فصل کا بیج ہرگز استعمال نہ کریں بلکہ تندرست فصل سے بیج رکھیں۔ مطلوبہ کھیت میں بیماری کا حملہ ظاہر ہوتے ہی متاثرہ سٹوں کو نکال کر پلاسٹک کے تھیلے میں اکٹھا کریں اور زمین میں دبا دیں یا جلا دیں۔

برگی کانگیاری: گندم کی برگی کانگیاری بڑی مہلک بیماری ہے اور متاثرہ پودوں کی پیداوار بہت متاثر ہوتی ہے۔ اس بیماری کا حملہ راولپنڈی اور اس کے اضلاع میں زیادہ ہوتا ہے۔ عام طور پر اس کا نقصان ایک تا دو فیصد اور بعض کھیتوں میں 5 تا 10 فیصد تک بھی پایا جاتا ہے۔ اس بیماری کے جراثیم چند سال تک زمین میں زندہ رہ سکتے ہیں اور آئندہ فصل کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس بیماری سے متاثرہ پودوں میں اول تو خوشے بنتے ہی نہیں اور بن بھی جائیں تو ان میں دانے برائے نام ہوتے ہیں۔ پتوں پر رگوں کے برابر متوازی ابھری ہوئی دھاریاں نظر آتی ہیں جن کے پھٹنے سے ان میں سے سیاہ رنگ کا سفوف ظاہر ہوتا ہے۔ متاثرہ پودے جھک جاتے ہیں اور بعد میں مر جاتے ہیں۔ بیماری سے آلودہ بیج یا متاثرہ کھیتوں میں کاشت اس بیماری کے سال بہ سال جاری رہنے کا باعث بنتی ہے۔

بھوری یا خاکی کنگی: اس کا حملہ تقریباً پنجاب کے تمام اضلاع میں یکساں طور پر ہوتا ہے اور بیماری کی وبائی صورت پیدا ہونے پر پیداوار میں کمی کا باعث بنتی ہے اس کے پھیلاؤ کے لئے موزوں ترین درجہ حرارت 20 تا 25 ڈگری سینٹی گریڈ ہے بھوری کنگی بالحاظ نقصان خطرناک ہے۔ بیماری کا حملہ عام طور پر پودے کے پتوں پر ہوتا ہے جس کی وجہ سے خاکی رنگ کے دھبے لائنوں کی بجائے بے ترتیب اور منتشر ہوتے ہیں۔ بڑھوتری کی اگیتی حالت میں حملہ ہونے پر پودے کمزور ہو جاتے ہیں اور پودے کا خوراک بنانے کا عمل متاثر ہوتا ہے۔ بعض اوقات پیداوار میں 50 فیصد تک کمی ہو سکتی ہے۔ مختلف اقسام گندم پر حملے کی مختلف نوعیت کے مطابق 10 سے 30 فیصد تک کمی واقع ہوتی ہے۔ وبائی حملے کی صورت میں ناقص قوت مدافعت کی اقسام گندم مزید کنگی پھیلا کر بہتر قوت مدافعت کی حامل اقسام گندم پر اثر انداز ہو کر پیداوار میں کمی کا باعث بنتی ہیں۔

زرد کنگی: اس بیماری کی پرورش اور وبائی صورت کے اختیار کرنے میں موزوں ترین درجہ حرارت 10 تا 20 ڈگری سینٹی گریڈ ہے۔ عام طور پر اس کا حملہ پتوں پر ہی ہوتا ہے جبکہ انتہائی شدید حملے کی صورت میں سٹے بھی متاثر ہوتے ہیں۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ پودے کے پتوں پر زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے دھبے متوازی قطاروں میں یا لائنوں میں صف بستہ ہوتے ہیں۔ وبائی حملے کی صورت میں اس کا نقصان بھوری کنگی سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔

سیاہ کنگی:۔ سیاہ کنگی کی بیماری کے حملے کی صورت میں عموماً بھورے یا کالے رنگ کے دھبے پتوں کی ڈنڈیوں یا تنے پر ظاہر ہوتے ہیں جو کہ بعد میں پھٹ جاتے ہیں اور سیاہ رنگ کا سفوف باہر نمودار ہوتا ہے۔ اس کے پھیلاو? کیلی ?ے موزوں درجہ حرارت 20 سے 30 ڈگری سینٹی گریڈ ہے۔

انسداد: گندم کی فصل پر تمام بیماریوں کے حملہ کی صورت میں کیمیائی زہروں کا استعمال محکمہ زراعت (توسیع و پیسٹ وارننگ) کے مقامی فیلڈ عملہ کے مشورہ سے کریں۔

☆☆☆☆